
حجر وشجر کی
سلامی
(تصنیفِ لطیف)
حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ

أَمَّا بَعْدُ!

فقیر نے جب دیکھا کہ ہمارے دور میں اکثر کا یہ حال ہے کہ ضخیم (حجم والی) کتاب کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتے، تو ان کی سہولت کے مدِّ نظر چھوٹے رسالے لکھے۔ تاکہ ایسے کاہل (سُست) حضرات اسلام سے محروم نہ رہیں۔ پھر ان رَسائل کو یکجا (ایک ساتھ) جمع کر کے جناب محمد مختار احمد اویسی نے رَسائل اویسیہ کی کئی جلدیں شائع کی ہیں۔ ضخیم (حجم والی) کتاب پڑھنے والے وہ رَسائل ضرور پڑھیں۔

ان مختصر رَسائل میں ایک رسالہ "**حجر و شجر کی سلامی**" بھی ہے۔ اللہ فقیر کی کاوش قبول فرمائے، میرے لئے اور ناشر کے لئے توشۂ آخرت اور ناظرین کے لئے مَشعلِ راہِ ہدایت بنائے آمین۔

عقیدہ

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اَحجار (پتھروں) واَشجار (درختوں) وغیرہ میں ان کے لائق عقل و شعور ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور نبی کریم علیہ السلام کی رِسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ چند شواہد حاضر ہیں۔

حجر و شجر (پتھر و درخت) کی گواہی

1. حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ[1] (خصائص کبری جلد2ص247)

جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ کہتا۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم ﷺ کو رِسالت سے نوازا تو اس زمانہ میں جب حضورِ اکرم ﷺ قضاءِ حاجت کے لئے باہر جاتے تو آبادی سے بہت دور نکل جاتے۔ فَلَا يَمُرُّ بِشَجَرٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهٖ وَشِمَالِهٖ وَخَلْفِهٖ فَلَا يَرَى اَحَداً۔ آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰه آپ ﷺ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔[2] (خصائص کبری 245)

---

[1] (الخصائص الكبرى للسيوطي، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، 1\66، دار الكتب العلمية – بيروت)

[2] (الخصائص الكبرى للسيوطي، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، 1\66، دار الكتب العلمية – بيروت)

فائدہ﴾ علامہ حلبی علیہ الرحمہ نے "الصلاة والسلام عليك يارسول الله" کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔ نیز روایت میں ہے کہ آپ ان کو وَعَلَيْكَ السَّلام کہہ کر جواب دیتے۔[3] (ابو نعیم وسیرت حلبیه ص361ج1)

حجرِاسود کا صلوۃ وسلام﴾ حضرت جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ أَنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ[4] (طبرانی شریف ص62)

ترجمہ﴾ میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

فائدہ﴾ اس پتھر سے مراد محدثین و مفسرین رحمہم اللہ کے نزدیک حجرِاسود ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "حجراسود بھی غلامِ احمدِ مجتبیٰ"

فائدہ﴾ شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعضے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر بر آنند کہ آں حجریست کہ بازار است درکوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت خدیجہ یزار و یتبرك بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متوارث آمدہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آں کوچہ را زقاق الحجر ے گویند

یعنی بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے۔ اکثر کہتے ہیں کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفا سلفا اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔

فائدہ﴾ افسوس کہ نجدیوں نے اس مبارک پتھر کو مٹادیا ہے۔

شیرِخدا رضی اللہ عنہ کی گواہی﴾ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَعَنْ عَلِيِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ.[5] (مشكوة المصابيح ج2 باب فى المعجزات)

---

[3] (السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب: سلام الحجر والشجر عليه صلى الله عليه وسلم قبل مبعثه، 1\٣٢٠، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية ١٤٢٧هـ)

(دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل التاسع عشر ذكر ما روي في تسليمه الأشجار وإطاعتهن له وإقبالهن عليه صلى الله عليه وسلم إذا دعاهن للاستتار بهن في الصحاري والبراري وإجابتهن إذا دعاهن عند سؤال من يريد لإظهار آية ودلالة، ص٣89، الحديث: 289، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، ١٤٠٦ هـ ١٩٨٦ م)

[4] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب علامات النبوة، الفصل الأول، 3\1629، الحديث: ٥٨٥٣ -[٢]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

(المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم إبراهيم بن طهمان، عن سماك، 2\238، الحديث: 1995، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة: الثانية)

[5] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1664، الحديث: ٥919 -[54]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

میں (حضرت علی) مکہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا، تو ہم مکہ کے کچھ اطراف میں گئے۔ مکہ کے جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے نبی پاک ﷺ گزرتے تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ کہتا۔

فائدہ﴾ یہ اس حدیث پاک کی توثیق (پختگی) ہے جس میں فرمایا کہ سوائے سرکش انسانوں اور جنات کے ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام　　　　کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے۔

نبی علیہ السلام کو پتھر کی سلامی﴾ حضرت یعلٰی بن مرّہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے نیند فرمائی۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ فَجَائَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا[6] (مشکوۃ المصابیح جلد2 باب المعجزات)

ترجمہ﴾ پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور امام الانبیاء ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول پاک ﷺ بیدار ہوئے، تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اجازت مرحمت فرمائی۔

فائدہ﴾ دراصل یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاشعور درخت کو اتنی بڑی طاقت بخشی کہ اس نے آپ علیہ السلام پر سلام بھیجا۔

5- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے جب وہ بحیرہ راہب (پادری) کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب (پادری) اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا تو وہ راہب (پادری) ان کے پاس آیا۔

فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ[7]

ترجمہ﴾ پس اس نے رسول معظم ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مَبْعُوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا ہے؟ تو کہنے لگا جب تم پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا کہ جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں آپ کو مہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں۔

---

[6] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1664، الحديث: 5944ه -[55]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

[7] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1663، الحديث: 5918ه -[51]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

بادل نے سایہ کیا پھر وہ راہب (پادری) واپس چلا گیا اور انکے لئے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور پر نور ﷺ اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب (پادری) نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے **وعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ** (تو آپ پر بادل سایہ کر رہا تھا)۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا کہ قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کرکے بیٹھے

ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا تو راہب (پادری) نے ان سے کہا: **انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ**

ترجمہ دیکھو درخت کے سایہ کی طرف وہ آپ کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا "ابو طالب" راہب (پادری) نے قسمیں کھا کر ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور ﷺ کو واپس بھیج دو۔[8]

(مشکوۃ المصابیح جلد 2 باب فی المعجزات)

فائدہ راہب (پادری) نے حضور علیہ السلام کی علامات آسمانی کتب میں دیکھ رکھی تھیں۔

حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے:

ع **جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ**

ترجمہ درخت بھی آپ علیہ السلام کے حکم پر بغیر پاؤں کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

دوڑنے والا درخت قاضی قاضی عیاض علیہ الرحمتہ نے کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ص156 ج 1" میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَدْعُوكَ[9]

ترجمہ اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ ﷺ بلاتے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو کھودتا ہوا اور اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ** (آپ اللہ کے رسول آپ پہ سلام ہو) اعرابی (عرب کے دیہاتی) نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم ﷺ کے فرمان پر درخت واپس اس جگہ پر چلا گیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی (عرب کے دیہاتی) نے عرض کیا۔ **ائْذَنْ لِي أَسْجُدُ لَكَ** (مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں) تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعد ازیں اس نے عرض کیا:

---

[8] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1663، الحديث: 5918- [51]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

[9] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، الباب الرابع ففيما أظهره الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات، فصل (في كلام الشجر وشهادتها له بالنبوة وإجابتها دعوته)، 1\299، دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: ١٤٠٩ هـ ١٩٨٨ م)

اِذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَأَذِنَ لَهُ

ترجمہ﴾ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں۔ تو ہادی سُبل ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

سنگریزے بھی گواہ﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ اقدس میں یمن سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اَبَيْتَ اللَّعْنَ (آپ لعنت سے دور ہیں) سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں۔ میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کہا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا آپ کی رِسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔

تو رسولِ کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مٹھی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں (جو کہ بے جان ہیں) میری رِسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ[10] (جواهر البحار)

ترجمہ﴾ ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے:

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں چرچا تمہارا
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں بَارَکَ اللّٰہ مَرْجَعِ عالم یہی سرکار ہے

کیکر بھی گواہ﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ﴾ ہم نبی کریم ﷺ کی مَعِيَّتُ (شمولیت) میں سفر میں تھے کہ ایک اَعْرابی (دیہاتی) سامنے آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول ﷺ نے اس کو فرمایا "تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کی کون گواہی دیتا ہے۔ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ (آپ نے فرمایا: یہ کیکر اس بات کی گواہی دے گا۔)

فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِيءِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا

---

[10] (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، ومن جواهر الحكيم الترمذي أيضا. 1\98، دار الكتب العلمية بيروت، ١٩٨٨م)

أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا[11] (مشكوۃ المصابح جلد2 باب في المعجزات)

ترجمہ﴾ اس درخت (کیکر) کو بلایا۔ حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ زمین پھاڑتا ہوا حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی۔ جیسے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے۔ پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اگا تھا۔

10۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا: هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الإِسْلَامِ شَيْأً مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ؟

ترجمہ﴾ کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل ہے نبی پاک ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلّى بِي غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّى صَارَ عَلَى رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ يَخْرُجُ فِي وَقْتِ كَذَا وَكَذَا فَكُنْ أَنْتَ مِنْ أَسْعَدِ النَّاسِ بِه[12] (مشكوة المصابيح جلد2 باب في المعجزات)

ترجمہ﴾ میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک ﷺ فلاں وقت پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند لوگوں میں سے ہو جائیں۔

کھجور کا کچھ بھی گواہ﴾ حضور پر نور نورٌ علی نور ﷺ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کی کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ الله ﷺ فَجَعَلَ يَنزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِي[13] (مشكوة المصابيح جلد 2باب في المعجزات)

ترجمہ﴾ اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی دے کہ میں رسول اللہ ﷺ ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے گر کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ اِعجاز (معجزہ) مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

---

[11] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1666، الحديث: 5945 -[58]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

[12] (السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب: ما جاء من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أحبار اليهود وعن الرهبان الخ، 1\297، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية ١٤٢٧هـ)

[13] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثاني، 3\1666، الحديث: 5946 -[59]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥)

درختوں کی خدمت گزاری حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیر کی۔ یہاں تک کہ ہم ایک فراخ (کشادہ) وادی میں اُترے۔ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس وادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے دو میں سے ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا "اللہ کے اِذْن (حکم) سے میری فرمانبرداری کر" اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ شُتُر بان (اونٹ ہانکنے والے) کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ "اللہ کے اِذْن (حکم) سے تم دونوں مجھ پر مل جاؤ" پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس امرِ عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میری طرف آ رہے ہیں۔ اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تنے پر قائم ہے۔[14]

(صحیح مسلم شریف و مشکوۃ المصابیح جلد 2 باب فی المعجزات)

13۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ حضرت علی کرم اللہ وَجْهَهُ الکریم کا ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ منورہ کے بعض باغات میں جا رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی:

هٰذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْأَوْلِيَاءِ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِين.

ترجمہ یہ محمد ﷺ انبیاء کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اولیاء کے سردار اور آئمہ طاہرین کے اَبِ امجد ہیں۔ جب دوسرے درخت سے گزرے اس سے آواز آئی: هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَهَذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ

ترجمہ یہ محمد ﷺ محبوبِ خدا ہیں اور یہ علی تلوار خدا ہیں۔

حضور علیہ السلام اس (باغ) کو صیحانی[15] کہتے ہیں یا اسی باغ کے تمام کا نام صیحانی ہے۔ ہمارے دور میں بھی یہ جگہ صیحانی کے نام سے معروف و مشہور ہے۔[16] (جذب القلوب)

دیوار کا آمین کہنا حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کونین ﷺ نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ ﷺ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ انہوں نے جواب دیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بركاته نبی کریم علیہ افضل الصلوة والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیسے کی؟ انہوں نے عرض کیا۔ الحمد للہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ ﷺ کے مُتَّصِل (ملے ہوئے) ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور

---

[14] (مشكاة المصابيح, كتاب الفضائل والشمائل, باب في المعجزات, الفصل الاول, 3\1648, الحديث: 5885 -[18], المكتب الإسلامي – بيروت, الطبعة: الثالثة, ١٩٨٥)

[15] کیونکہ لغت میں صیحہ بمعنی آواز ہے / کھجور کے درخت کا گچھہ۔

[16] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى, الفصل السادس في الاستشفاء بترابها, وبتمرها, ما جاء في أن تمرها شفاء, 1\63, دار الكتب العلمية – بيروت, الطبعة: الأولى ١٤١٩)

یوں دُعافرمائی "اے میرے پروردگار یہ میرے چچاہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں اور میری معیّت (جانب داری میں) ہیں توان کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپا لیناجیساکہ میں نے ان کواپنی چادر میں چھپالیاہے "اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔(دلائل النبوۃ)

غارِحرااورکوہِ ثبیرکی التجاء﴾ علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ القوی نے روایت درج فرمائی ہے کہ ہجرت کے وقت قُریش نے سرورعالم ﷺ کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے۔

توکوہ ثبیر نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ مجھ سے نیچے تشریف لے جایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کردیں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ پھرغارِ حرانے عرض کیایارسول اللہ ﷺ آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔(وفاء الوفاء)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید الانبیاء محمد مصطفی ﷺ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رَفَاقَتُ (شمولیت) میں شام کو گئے تواس وقت آپ علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کاسفر تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نُزول فرمایاجہاں ایک درخت تھا۔ آپ ﷺ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر راہب (پادری) کی طرف چلے گئے جس کانام بَحِیرا تھا۔ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھاکہ درخت کے نیچے جو بیٹھاہے وہ کون ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہامیرے رفیق ہیں۔ بحیرانے کہا: وَاللّٰهِ هٰذَا نَبِيٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عِيسٰى إِلَّا مُحَمَّدٌ ﷺ.

ترجمہ﴾ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد ﷺ کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا۔

اس دن سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے بارے میں عظمت مزید جاگزین ہوگئی۔ اور نبی پاک ﷺ کی رِسالت پر سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔[17](مواھب الدنیه)

سات کنکریاں﴾ طبرانی واوسط وغیرہ میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اکیلے رونق افروز تھے کہ اتفاقاً میں حاضرِ خدمت ہوااور آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ اس کے بعد صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئےان کے بعد حضرت فاروق اعظم آئے وہ بھی سلام کرکے بیٹھ گئےان کے بعد حضرت عثمان آئے وہ سلام کرکے بیٹھ گئےاس وقت آپ کے سامنے سات کنکریاں تھیں۔ آپ نے انہیں اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھاتووہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنے لگیں۔ یہاں تک کہ ان کی بھنبھناہٹ شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی سُنی گئی۔ اس کے بعدان کو صدیقِ اکبر نے اپنے ہاتھ پر رکھاتو وہ چُپ ہوگئیں؟ آپ نے لیکر فاروق اعظم کے ہاتھ پر رکھ دیں وہ فوراً سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنے لگیں۔ حتّٰی کہ میں نے ان کی بھنبھناہٹ شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ سُنی۔ اس کے بعد فاروق اعظم نے اپنے ہاتھ سے اٹھاکرزمین پر رکھ دیں تو وہ ساکت (خاموش) ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایااس کانام خلافتِ نبوت ہے۔[18]

---

[17](المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الأول، ذكر حضانته صلى الله عليه وسلم، 1\116، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[18](المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، من اسمه أحمد، 2\59، الحديث: 1244، دار الحرمين–القاهرة، عام النشر: ١٤١٥ھ ١٩٩٥م)

ابو جہل کے سنگریزے﴾ابو جہل جو اسلام کا سخت ترین دشمن تھا ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے آیا اور اعتراض کے طور پر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اے محمد ﷺ اگر واقعی تو خدا کا رسول ہے اور سچا ہے تو بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو جہل جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ خود کہے کہ میں کیا ہوں یا میں بتاؤں کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ ابو جہل نے کہا اچھا جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے وہ خود کہے کہ میں فلاں چیز ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو جہل تیرے ہاتھ میں پتھر کے چھ کنکر ہیں اب تو ان کنکروں سے الگ الگ خدا کی تسبیح سُن۔ ابو جہل کی مٹھی میں سنگریزوں نے بلا توَقُّف (بغیر ٹھہرے) کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا۔ ابو جہل نے جونہی سنگریزوں سے کلمہ شہادت سُنا تو غصے میں آکر انہیں فوراً زمین پر پھینک دیا اور رسولِ اکرم ﷺ سے کہنے لگا کنکریوں کا کلمہ پڑھنا جادو کے بغیر نہیں ہے۔ تیرے جیسا کوئی دوسرا جادوگر نہیں ہے۔ تو دراصل جادوگروں کا بادشاہ ہے ابو جہل اسی معجزے کو دیکھ کر غصے میں جل گیا اور سیدھا گھر کی طرف چل دیا۔ وہ باوجود ایک کھلی حقیقت دیکھنے کے گمراہی اور جہالت کے گڑھے سے نہ نکل سکا۔ وہ کفر اور گمراہی کے اندھیرے کنویں سے نہ نکل سکا۔[19] (مثنوی شریف از مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ)

فوائد﴾معجزہ مذکورہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

فائدہ نمبر 1﴾وہ لوگ جو کفر اور ضَلَالَت (گمراہی) کے گڑھے میں جا گرتے ہیں وہاں سے ان کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ خدا کی واضح حقیقتوں کو دیکھنے کے باوجود صحیح راستہ اختیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے کیونکہ جن کے اَزَلْ (ابتداء ہی) سے تالے بند ہوں انہیں کون کھولے؟

فائدہ نمبر 2﴾حضور نبی اکرم ﷺ ہر ایک کے جُملہ حالات سے واقف ہیں اس لئے کہ ابو جہل نے جو کاروائی چھپ کر کی وہ رسول اللہ ﷺ سے مخفی نہ تھی۔ اسی کو ہم "علم غیب" سے تعبیر کرتے ہیں۔

فائدہ نمبر 3﴾وہ امور جو امکان سے باہر ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اختیار بخشا ہے۔ اسی لئے ہم رسول اللہ ﷺ کو "باذن وعطاءالٰہی (اللہ کے حکم اور اسکی عطاء سے)" "مختارِ کُل" مانتے ہیں۔

فائدہ نمبر 4﴾ابو جہل جیسا کمبخت بھی سمجھتا ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے جو غیبی امور کو من جانبِ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جانے تبھی تو کہا گر رسولی چیست در مشتم نہان الخ لیکن وہ بدبخت ابو جہل سے بدتر نہ ہوگا جو مسلمان کہلوانے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے من جانب اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) غیب جاننے کا نہ صرف انکار کرے بلکہ شرک کا فتویٰ جڑ دے؟

فائدہ نمبر 5﴾ہمارے رسول کریم ﷺ کی عظمت شان کا کیا کہنا کہ بے جان کنکریاں بھی جانتی ہیں کہ آپ حبیبِ کبریا و رسولِ خدا ﷺ ہیں۔

فائدہ نمبر 6﴾ابو جہل کو کنکریوں سے مل جل کر کلمہ کے جہر (آواز) سے غصہ آیا۔ تو معلوم ہوا آج بھی حلقہ ذکر اور ذکر بالجہر (اونچی آواز سے ذکر کرنے) سے وہی گھبراتا ہے جس کا ابو جہل سے مَعْنَا رشتہ ہے۔

---

[19](مولانا روم، مثنوی معنوی، دفتر اول، بخش ۱۰۶ اظہار معجزۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم بہ سخن آمدن سنگ ریزہ در دست ابو جھل علیہ اللعنہ و گواھی دادن سنگ ریزہ بر حقیت محمد صلی اللہ علیہ و سلم بہ رِسالت او)

فائدہ نمبر7﴾ معجزات تمام انبیاء علیہم السلام کے برحق اور عظمتِ شان پر مبنی ہیں۔ جیسے ہمارے نبی پاک ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے اعظم و اعلیٰ اور بے نظیر ہیں ایسے ہی آپ کے معجزات دیکھئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن اجسام کو زندہ فرماتے جن کی روحیں پہلے تھیں لیکن ہمارے نبی پاک ﷺ نے وہ کمال دکھایا کہ جنکی روحیں نہیں تھیں انہیں از سرِ نو(ابتداً) جانیں بخشیں۔

فائدہ نمبر8﴾ ابو جہل کی پارٹی معجزات دیکھ کر معجزات کا انکار کرتی۔ آج والے صراحتاً معجزات کا انکار نہیں کرتے لیکن کہہ دیتے ہیں کہ یہ روایت "موضوع" یا یہ حدیث "ضعیف" ہے۔ آزما کر دیکھئے۔(صدائے نوی شرح مثنوی ملخصاً)

فائدہ﴾ ان جیسے معجزات فقیر نے اپنی تصنیف المبشرات فی المعجزات میں جمع کر دئے ہیں۔ یہاں بقدرِ ضرورت عرض کر دیئے ہیں۔

وَمَاتَوْفِیقِی الا باﷲ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وسلَّم۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۴ محرم الحرام سن ۱۴۳۰ھ